عمران کی ریاستِ مدینہ اور سرور کی کیش اینڈ کیری

تحریر: سہیل احمد لون

ہاں یہ اُس وقت کی بات ہے جب سابق گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور امیدوار برائے صدر تحریک انصاف پنجاب گورنر پنجاب ہوا کرتے تھے۔ عمران حسین چوہدری نے لارڈ نذیر کی تقاریر کو مرتب کر کے کتابی شکل دی جو ''صداقت کی گونج'' کے عنوان سے منظرِ عام پر آئی۔ اس کتاب کا دیباچہ تحریک انصاف کے بانی رکن خواجہ جمشید امام نے لکھا تھا جس کی وجہ سے کتاب کی تقریب رونمائی بمقام گورنر ہاؤس پنجاب میں منعقد ہوئی شہر بھر سے شاعر، ادیب اور دانشور مدعو کیے گئے خواجہ صاحب نے چونکہ دیباچہ لکھا تھا تو انہیں بھی خصوصی دعوت دی گئی ۔صدارت یقیناً گورنر پنجاب چوہدری محمد سرور کی تھی جبکہ سٹیج پر بیٹھے معززین میں لارڈ نذیر احمد، عطاالرحمٰن، امجد اسلام امجد، بشریٰ رحمٰن، ڈاکٹر محمد اجمل نیازی، سہیل وڑائچ، پیر کبیر علی شاہ اور عمران چوہدری تشریف فرما تھے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سنی اتحاد کونسل کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات جناب نواز کھرل نے سرانجام دیئے۔ مقررین ایک کے بعد ایک کتاب اور صاحبِ کتاب بارے اپنی رائے کا اظہار کر رہے تھے۔ سٹیج سیکرٹری نواز کھرل نے انتہائی دبنگ الفاظ میں خواجہ صاحب کا مختصر شاہ نامہ بیان کیا جس میں میرے لیے بہت سی نئی باتیں تھیں ۔(میں نے یہ تقریر یوٹیوب پر سنی) ۔انہوں نے توحید و رسالت کے اقرار کے بعد اپنی تقریر کا آغاز ان الفاظ سے کیا: ''میری مذہبی محبت کا مرکز و محور آلِ عمران ہے، میری سیاسی محبت عمران خان ہے اور میری دوستی کے تمام رشتے عمران چوہدری سے ہیں، یہ تین عمران میری محبتیں ہیں اور میری زندگی انہیں کے گرد گھومتی ہے''۔ اِن الفاظ کے ساتھ ہی دانشوروں سے بھرا ہال تالیوں سے گونج اٹھا، سٹیج پر موجود کچھ چہروں پر ناگواری کے تاثرات تھے جن میں جنابِ گورنر چوہدری سرور صاحب کا رخِ انور سب سے نمایاں تھا۔ اب نون لیگی گورنر کی موجودگی میں لاہور کے گورنر ہاؤس کے دربار ہال میں عمران خان کا ذکر اتنا ہی عجیب و غریب تھا جتنا اسے آج تصور کیا جا سکتا ہے لیکن خواجہ جمشید نے ہمیشہ اپنے آپکو سیاسی ورکر سمجھنے اور کہلانے میں عزت محسوس کی ہے کیوں کہ سیاستدانوں اور دانشوروں نے اس ملک کا جو حال کیا ہے اُس کیلئے ثبوت کے طور پر وہ صرف پاکستان کے موجودہ حالات ہی آپ کے سامنے پیش کرنے کیلئے کافی سمجھتے ہیں۔ خواجہ یہ ماننے کیلئے کبھی تیار نہیں ہوا کہ صحافی کے کوئی نظریات نہیں ہوتے، اُن کے نزدیک نظریات صرف ذہنی مریضوں کے نہیں ہوتے کیونکہ تندرست اور تعلیم یافتہ دماغ کسی نہ کسی نظریے سے یا تو متفق ہوتا ہے یا اُس سے اختلاف کرتا ہے۔ 1857ء کی جنگ آزادی میں توپوں کے منہ پر صرف مغلوں یا آزادی کے متوالوں کو ہی باندھ کر ریزہ ریزہ نہیں کیا گیا اس میں وہ صحافی بھی شامل تھے جو مجاہدین کے حق میں تحریریں چھاپتے اور تقریریں کرتے رہے تحریک پاکستان کی عظیم جدوجہد کے بڑے بڑے نام صحافی ہونے کے ساتھ ساتھ سیاسی ورکرز بھی تھے بلکہ اخبارات کے مالک اور حقیقی ایڈیٹر بھی تھے جو ایڈیٹوریل خود لکھتے تھے۔ خواجہ نے تحریک انصاف میں دن نہیں زندگی گزاری ہے اور اس شہر لاہور میں، وہ تحریک انصاف کا چلتا پھرتا اشتہار ہے۔ لوگ دوسروں کی سیاسی جماعتوں کو جوائن کرتے ہیں اُس نے سیاست کرنی تھی تو اپنی سیاسی

جماعت بنالی اب اِس کے دروازے سب کیلئے کھلے ہیں کہ آپ عبادت گاہ، کھیل کے میدان اور سیاسی جماعت میں کسی کو آنے سے روک نہیں سکتے لیکن کرکٹ کا میدان کرکٹ کھیلنے والوں کیلئے ہوتا ہے، اسی طرح مسجد مسلمانوں اور چرچ مسیحی بھائیوں کی عبادت گاہ ہے۔ چند ماہ پہلے ایک جلسہ میں تحریک انصاف کے لیڈر جناب چوہدری محمد سرور نے اپنے خطاب میں انتہائی عجیب وغریب باتیں کیں جو مجھ جیسے کم عقل کے پلے تو نہیں پڑیں لیکن میں چیئرمین تحریک انصاف سے امید کرتا ہوں کہ وہ اس تقریر کی ویڈیو منگوا کر ضرور دیکھیں۔ موصوف کا کہنا تھا کہ "تحریک انصاف میں جزا اور سزا کا کوئی نظام موجود نہیں اور میں اس جماعت میں یہ نظام بناؤں گا، 2013ء کے عام انتخابات میں تیسرے اور چوتھے درجے کے امیدواروں کو ٹکٹ الاٹ کیے گئے، میں اس جماعت میں میرٹ بناؤں گا اور فیصلے میرٹ پر ہوں گے" ۔ جہاں تک جزا اور سزا کی بات ہے تو میں چوہدری محمد سرور سے 100 فیصد متفق ہوں کیونکہ بلدیاتی انتخابات کے پنجاب کے نتائج آنے کے بعد کسی نے اُن سے پوچھا تک نہیں کہ جنابِ آرگنائزر پنجاب یہ سب کیا ہوا ہے سو وہ یہ بات کہنے میں حق بجانب ہیں۔ جہاں تک عام انتخابات میں ٹکٹ الاٹ کرنے کا معاملہ ہے تو یہ ٹکٹس چیئرمین تحریک انصاف نے الاٹ کیے تھے جس پر اُنہوں نے بعد میں قوم سے معذرت کرتے ہوئے کہا تھا کہ ٹکٹوں کی تقسیم میں غلطیاں ہوئیں ہیں۔ یہی عمران خان کا بڑا پن ہے کہ وہ غلطی کو چھپاتا نہیں بتاتا ہے چوہدری سرور کو ایسی بات کہتے ہوئے یہ سوچنا چاہیے تھا کہ یہ بات کس کے خلاف جا رہی ہے۔ جہاں تک تحریک انصاف میں میرٹ مقرر کرنے کی بات ہے تو چوہدری سرور صاحب کیا آپ بتانا پسند کریں گے کہ وہ کون سا میرٹ تھا جس کی بنیاد پر آپ کو پنجاب کا گورنر بنا دیا گیا تھا؟ اور آپ نے اُس عہدے کو قبول بھی کیا، کیا پنجاب کی 11 کروڑ کی آبادی میں کوئی دوسرا شخص اس قابل نہیں تھا کہ ریاست کو پنجاب کا نمائندہ امپورٹ کرنا پڑا، اور پھر وہ کون سا میرٹ تھا جس کی بنیاد پر آپ کو تحریک انصاف پنجاب کا آرگنائزر مقرر کیا گیا تو آپ نے مسکراتے ہوئے اُسے قبول کر لیا۔ کیا آپ نے اُس وقت کسی سے پوچھا کہ مجھے کن لوگوں پر فوقیت دے کر پنجاب جیسے اہم صوبے کا آرگنائزر بنایا جا رہا ہے؟ مگر آپ نے تو یہ گورنر بنتے ہوئے بھی نہیں پوچھا تھا کیونکہ تحریک انصاف پنجاب کا آرگنائزر بنتے ہوئے ایسا احمقانہ سوال کرنے کا کوئی جواز بھی نہیں بنتا۔ آپ عظیم آدمی ہیں جو کھلے بندوں لوگوں کو بتاتے ہیں کہ آپ نے برطانیہ میں انڈے بھی بیچے ہیں لیکن آپ کسی کو یہ کبھی نہیں بتاتے کہ برطانیہ میں آپ کی کیش اینڈ کیری کی چین بھی ہے اور جو لوگ کیش اینڈ کیری بارے جانتے ہیں وہ اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ برطانیہ میں کیش اینڈ کیری شاپ حقیقت میں شراب بیچنے کے اڈے کو کہتے ہیں۔ اب میری سمجھ سے باہر ہے کہ چیئرمین تحریک انصاف ریاستِ مدینہ بنانے جا رہے ہیں اور لاہور کے اہم ترین حلقہ سے تحریک انصاف کے اہم ترین قائد شراب فروشی کا دھندہ کرتا ہے۔ چوہدری سرور این۔ اے 118 سے تحریک انصاف کے امیدوار نامزد ہوئے ہیں اور میں سوچ رہا ہوں کہ کیا وہ اپنے کیش اینڈ کیری گروپ کو برطانیہ سے بلوا کر کیمپین کروایں گے یا پھر عمران کی ریاستِ مدینہ بننے والے سرور کی کیش اینڈ کیری کیلئے کام کریں گے؟ اگر حالات یہی رہے تو پھر تحریک انصاف پنجاب کی اگلی تنظیم تحریک انصاف نہیں کیش اینڈ کیری کے نام سے پنجاب کے تمام اضلاع میں متعارف کروائی جائے گی اور پنجاب کی ہر گلی میں پی ٹی آئی کا دفتر نہیں کیش اینڈ کیری کی چین ہو گی۔ ہے نا عجیب بات! عمران خان کی ریاستِ مدینہ اور چوہدری سرور کی کیش اینڈ کیری۔۔۔ ہاہاہاہا